Journal of World Religions and Interfaith

ISSN: 2958-9932 (Print), 2958-9940 (Online)

Vol. 3, Issue 1, Spring 2024, PP. 117-135

HEC:https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089593#journal_result

Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih

Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/issue/view/168

Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/article/view/2683

DOI: https://doi.org/10.52461/jwrih.v3i1.2683

Publisher: Department of World Religions and Interfaith Harmony, the Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

---

Title Exploring the Concept of God: A Comparative Analysis of Scientology, Islam, and Christianity

Author (s):

Umer Yousaf
Lecturer, Department of Islamic Studies,
The University of Lahore, Lahore, Pakistan
yousafumer329@gmail.com

Muhammad Sarwar
PhD Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore

Received on: 08 January, 2024
Accepted on: 01 June, 2024
Published on: 22 June, 2024

Citation: Umer Yousaf, and Muhammad Sarwar. 2024. "Exploring the Concept of God: A Comparative Analysis of Scientology, Islam, and Christianity". *Journal of World Religions and Interfaith Harmony* 3 (1):117-35. https://doi.org/10.52461/jwrih.v3i1.2683.

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Journal of World Religions and Interfaith Harmony by the Department of World Religions and Interfaith Harmony is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

JWRIH 03:01 (2024) pp. 117-135 **ISSN: 2958-9932**

تصور خدا: سائنٹولوجی، اسلام اور مسیحیت کا تقابلی مطالعہ

Exploring the Concept of God: A Comparative Analysis of Scientology, Islam, and Christianity

Umer Yousaf
Lecturer, Department of Islamic Studies,
The University of Lahore, Lahore, Pakistan
Email: yousafumer329@gmail.com

Muhammad Sarwar
PhD Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore
Email: sarwarmuhammad324@gmail.com

Abstract
This study delves into the multifaceted concept of God as portrayed in Scientology, Islam, and Christianity, offering a comparative analysis of their theological frameworks. While Scientology emerged as a modern religious movement, Islam and Christianity have deep historical roots. The analysis examines their scriptures, theological doctrines, and teachings to elucidate the nature, attributes, and roles ascribed to God within each belief system. Key aspects such as monotheism, divine attributes, cosmology, and human-divine relationship are scrutinized to highlight similarities and divergences. The research employs a multidisciplinary approach, drawing from religious studies, theology, and sociological perspectives to provide a comprehensive understanding of these faiths. Through this comparative exploration, the study aims to foster interfaith dialogue, promote tolerance, and deepen scholarly insights into the diverse conceptions of the divine across different religious traditions.

Keywords: Scientology, Islam, Christianity, God, Comparative Study, Theology, Monotheism, Religious Studies, Interfaith Dialogue.

تعارف

سائنٹولوجی، ایک نسبتاً جدید مذہبی تحریک، 20ویں صدی کے وسط 1950 میں ایل رون ہبارڈ L.Ron Hubbard کی قیادت میں ابھری۔ ہبارڈ نے سب سے پہلے **اپنی مدد آپ** کا فلسفہ پیش کیا جو کہ اس کی کتاب Dianetics میں موجود ہے، سائنٹولوجی ایک الگ مذہبی نظام میں تیار ہوئی جس کی خصوصیت اس کے منفرد، عقائد اور طرز عمل ہے۔ سینٹرل ٹو سائنٹولوجی ایک ایسے عمل کے ذریعے روحانی روشن خیالی اور خود کو بہتر بنانے کا تصور ہے جسے آڈیٹنگ کے نام سے جانا جاتا ہے، جس کا مقصد ماضی کے صدمات یا اینگرامس کے نام سے جانے جانے والے منفی تجربات کا تجزیہ کرنا اور ان کا ازالہ کرنا ہے۔

سائنٹولوجی تھیولوجی کا مرکز ایک لافانی، روحانی ہستی پر یقین ہے جسے تھیٹن Thetans کہتے ہیں، جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ انسانی جسم میں آباد ہے۔ سائنٹولوجی کی تعلیمات کے مطابق، تھیٹنس Thetans متعدد ماضی کی زندگیوں سے گزر چکے ہیں اور اپنی روحانی حالت کے خود ذمہ دار ہیں۔ سائنٹولوجی کا حتمی مقصد روحانی آزادی کی حالت کو حاصل کرنا ہے، جسے کلیئر Clear کی حالت کے نام سے جانا جاتا ہے، انگرامس Engrams اور منفی اثرات کو منظم طریقے سے ہٹانے کے ذریعے یہ عمل انجام پاتا ہے جو روحانی ترقی کو روکتے ہیں۔

سائنٹولوجی بھی ایک جامع عالمی نظریہ پیش کرتی ہے جس میں موجود تصورات شامل ہیں جیسے وجود کی حرکیات، آٹھ حرکیات Eight Dynamics جس میں زندگی کے مختلف پہلوؤں میں بقا کی خواہشات، اور مادی کائنات کے ساتھ تھیٹن کے تعامل کا تصور شامل ہے۔ اپنی پوری تاریخ میں، سائنٹولوجی کو تعریف اور تنقید دونوں کا سامنا کرنا پڑا ہے، اس کے طرز عمل، تنظیمی ڈھانچے، اور اختلاف کرنے والوں کے ساتھ سلوک کے تنازعات کے ساتھ۔ اس کے باوجود، سائنٹولوجی نے ایک سرشار پیروکار کو راغب کیا ہے اور متعدد ممالک میں گرجاگھروں اور مشنوں کے ساتھ عالمی سطح پر موجودگی قائم کی ہے۔ ایک جدید مذہبی تحریک کے طور پر، سائنٹولوجی کا ارتقاء اور موافقت جاری ہے، نئے پیروکاروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے ساتھ ساتھ دنیا بھر میں اپنی تعلیمات اور طریقوں کو فروغ دینے کے لیے جاری کوششوں میں بھی شامل ہے۔

مبحث اول: سائنٹولوجی میں تصور خدا

i. سائنٹولوجی میں تصور خدا

سائنٹولوجی کا تصور خدا انتہائی مبہم ہے۔ سائنٹولوجی کے بانی ایل ران ہبارڈ نے کوئی واضح خدا کا تصور نہیں دیا۔ اس مذہب کو بدھ مت اور جین مت کی طرح خیال کیا جا سکتا ہے۔ جس میں روایات، رسومات اور دیگر عقائد تو ہیں لیکن خدا کے بارے یا جین

مت اور بدھ مت کی طرح خدا کا تصور موجود نہیں ہے۔ سائنٹولوجی کی بنیادی کتاب ڈائینیٹکس Daianetics میں کچھ ڈائنامکس Dynamics کا ذکر ہے۔ جو مرکز حیات کے طور پر ہبارڈ نے ذکر کیے۔ یعنی انسان کی ساری کوشش، محنت اور مساعی ان کے حصول کے گرد گھومتی ہیں۔ چرچ آف سائنٹولوجی کے دعویٰ مذہب کے پیش نظر جب بار بار لوگوں کا استفسار ہوا کہ اگر یہ مذہب ہے تو اس مذہب کا خدا کیسا ہے؟ اس کی صفات کیسی ہیں۔ وہ مجسم ہے یا غائب ہے۔ ان سوالات کے اصرار پر چرچ آف سائنٹولوجی نے آٹھ محرکات یعنی Eight Dynamics کو تصور خدا سے منسلک کرنے کی کوشش کی۔ راقم الحروف کے مطابق امکانی طور پر معاملہ یہ ہوا کہ سائنٹولوجی کے رہنماؤں نے سوچا کہ جس طرح کسی دوسرے مذہب میں خدا کی ذات اور اس کے احکامات کی تعمیل پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ اور ساری مساعی اسی عقیدے کے گرد گھومتی ہیں۔ اسی انداز سے سائنٹولوجی میں ڈائنامکس پر زور دیا جاتا ہے اور اس مذہب کی تمام تعلیمات انہیں کے حصول کے گرد گھومتی ہیں۔ تو یہ چیزیں ہی خدا ہوئیں۔ اب اس معاملے کی مختلف جہات ہونے کے باعث جہاں بھرپور ابہام پیدا ہو جاتا ہے۔ وہیں پر ممکنہ جہات کے باعث کچھ مذاہب سے مماثلت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہبارڈ کی زندگی کو دیکھیں تو سمجھ آتی ہے کہ خدا کا کوئی عقیدہ وہ تشکیل نہیں دے پایا۔ تو اس خلا کے باعث سائنٹولوجی بدھ مت اور جین مت تاؤ مت اور کنفیوشس ازم کی مانند ہوا جس میں رسومات وعقائد تو ہیں البتہ خدا کا عقیدہ نہیں۔ پھر بعد میں چرچ آف سائنٹولوجی نے جو تصور دیا وہ کثیر جہتی ہونے کے باعث ہندوؤں کے عقیدہ کے مماثل ہوا اور مبہم ہونے کے باعث عقیدہ تثلیث کے مماثل ہوا۔ جس طرح تثلیث میں کونسا خدا پہلے ہے اور کس کو قوت زیادہ حاصل ہے۔ اور وہ ایک ہیں یا تین ہیں۔ جیسے سوال اٹھتے ہیں اسی انداز کے سوال ان آٹھ حرکیات eight dynamics پر بھی اٹھتے ہیں۔ نیز بعض محققین کا خیال ہے کہ بنیادی طور پر سائنٹولوجی کا مقصد انسان کی روحانی قوت میں اضافہ کرنا ہوتا ہے۔ جس کے بعد وہ اپنے عقیدے کے مطابق اپنے عقیدہ خدا کو بہتر طور پر پہچان سکتے ہیں۔ اگر یہ بات تسلیم کرلی جائے تو یہ مزید اس بات کو پختہ کرے گا کہ سائنٹولوجی دیگر غیر سامی مذاہب کی طرح رسومات تو رکھتا ہے لیکن تصور خدا سے عاری ہے۔ راقم الحروف کی گزارشات کے بعد اس کا تحقیقی و تفصیلی جائزہ ذیل میں پیش کیا جائے گا اور eight dynamics کی نوعیت و کیفیت اور تفصیلات کو بھی ذیل میں پیش کیا جائے گا۔

سائنٹولوجی کے مبہم تصور خدا کے بارے یونیورسٹی آف افریقہ کے محقق ایس پی پیٹریس SP Pretorius لکھتے ہیں۔

"سائنٹولوجی میں خدا کے تصور کو آٹھ محرکات کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ جس کا منطقی نتیجہ لامحدود وجود کی خواہش ہے۔ یہ سب کی تمامیت کو قبول کرتا ہے۔ خدا کو سپریم وجود، تمام تھیٹا یا کائنات کا مصنف بھی

کہا جاتا ہے. خدا کے بارے میں کوئی واضح عقیدہ اس کے ارکان پر ماننا ضروری نہیں ہے۔ چرچ آف سائنٹولوجی کبھی بھی اپنے اراکین سے عقیدے کی بنیاد پر کسی چیز پر یقین کرنے کو نہیں کہتا۔ جیسا کہ سائنٹولوجی میں شرکت کے ذریعے اراکین کی روحانی بیداری میں اضافہ ہوتا ہے، وہ خدا کی نوعیت کے بارے میں اور اپنی موجودہ زندگی کے بعد اپنے لیے کیا ذخیرہ کیا ہے کے بارے میں اپنے نتائج تک پہنچ سکتے ہیں۔"[1]

ii. سائنٹولوجی میں تصور خدا کی نوعیت

"سائنٹولوجی میں خدا کا تصور جزوی طور پر بت پرست اور ممکنہ طور پر مشرکانہ معلوم ہوتا ہے۔ سائنٹولوجی کا آٹھ متحرکات اور لامحدودیت کے طور پر خدا کا حوالہ جو تمام کی تمامیت کو قبول کرتا ہے کم از کم پینینتھیزم panentheism (یہ عقیدہ یا نظریہ کہ خدا کائنات سے بڑا ہے اور اس میں شامل ہے اور اس میں مداخلت کرتا ہے۔) میں کچھ یقین کی نشاندہی کرتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ سائنٹولوجی تھیٹینز (خود انسان) کو ایک حقیقی، آزاد وجود کا درجہ دیتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ تھیٹن کو ایک ابدی وجود یا "لامحدود تخلیقی صلاحیتوں والا خدا" کے طور پر بھی دیکھا جاتا ہے۔ اس صورت میں مشرکانہ درجہ بندی مناسب ہے۔"[2]

سائنٹولوجی میں یسوع مسیح کے حوالے سے نسبتاً کم حوالہ جات ہیں۔ یسوع مسیح کو خدا کا واحد اوتار اور دنیا کے الٰہی نجات دہندہ کے طور پر نہیں دیکھا جاتا ہے۔ مسیح کی موت سے حاصل ہونے والی نجات کو نجات کے ایک ممکنہ راستے کے طور پر دیکھا جاتا ہے - جو کہ جنت کی نجات ہے۔ مسیح کی موت کو مادی جسم پر روح کی فتح کی علامت کے طور پر دیکھا جاتا ہے اور اس نے انسان کی حقیقی فطرت کے بارے میں ایک نئی بیداری لائی ہے۔ مسیح کی الٰہی فطرت کا انکار کیا گیا ہے۔ اسے ایک عام شخص کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جیسا کہ درج ذیل بیان سے ظاہر ہوتا ہے:

[1] SP Pretorius ,*The concept of "salvation" in the Church of Scientology*,HTS journal of theological studies,VOL 62, NO,1,(2006) page :5
[2] Ibid, page :5

"نہ تو لارڈ بدھا اور نہ ہی یسوع مسیح OTS (آپریٹنگ تھیٹنز - اپنی حقیقی روحانی فطرت کے بارے میں روشن خیال) تھے۔ ثبوت کے مطابق. وہ clear (سائنٹولوجی کا ایک عقیدہ جو عقیدہ نروان سے مشابہ ہے) کے اوپر صرف ایک سایہ تھے۔"[3]

سائنٹولوجی خدا کی کوئی واضح درجہ بندی فراہم نہیں کرتی ہے۔ خدا اور بنی نوع انسان کے درمیان تعلق کی نوعیت بھی مبہم ہے اور اس کا تعین ہر فرد کے اپنے تجربے کے مطابق کرنا ہے۔ اس میں کوئی اشارہ نہیں ہے کہ یہ رشتہ ذاتی تعلق ہے جیسا کہ عیسائیت کے معاملے میں ہے۔

سائنٹولوجی کے تصور خدا کے بارے یونیورسٹی آف لیپز Liepz کے محقق مارکو فرنچوسکی Marco Frenschkowski وضاحت کرتے ہیں۔

"چرچ آف سائنٹولوجی کا کہنا ہے کہ اس کا خدا پر کوئی متعین اور اصولی عقیدہ نہیں ہے اور یہ تمام افراد کو خدا کے بارے میں اپنی سمجھ کے مطابق عقیدہ رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔ سائنٹولوجی میں، "خدا کی فطرت سے زیادہ انسان کی خدا نما فطرت اور انسانی دماغ کے کاموں پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔" جب ان کے عقیدے کے بارے میں دباؤ ڈالا جاتا ہے تو سائنس دان "آٹھ حرکیات" کا ذکر کرتے ہیں جسے وہ کہتے ہیں کہ "خدا متحرک" ہے۔[4]

مشہور مغربی مصنف سٹیو رابے Steve Rabey اور دوسری مصنف جوڈی وینکر Jody veenker کی تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ سائنٹولوجیسٹ اپنے جلسوں کی دعاوں میں جو دعا پڑھتے ہیں اس میں نہ صرف خدا کا ذکر ہے بلکہ وہ اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے اسی خدا سے مانگ رہے ہوتے ہیں۔ ان کی تحقیقات کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

"سائنٹولوجسٹس انفینٹی Infinity ("سب کی ہمہ گیریت") پر یقین رکھتے ہیں۔ وہ جلسوں میں مکمل آزادی کے لیے ایک رسمی دعا پڑھتے ہیں، جس میں آیات شامل ہیں "کائنات کا خالق تمام انسانوں کو ان کی روحانی فطرت کے بارے میں سمجھنے کے قابل بنائے۔ زندگی کے بارے شعور و آگہی کو فروغ ملے اور

---

[3] SP Pretorius ,*The concept of "salvation" in the Church of Scientology*,page :6

[4] Frenschkowski, Marco,*Images of Religions and Religious History in the Works of L. Ron Hubbard*,Alternative Spirituality and Religion Review,(2016),Volume,7: Page,111–153.

سب لوگ کائنات کے خالق کو پہچان پائیں۔ اور ایسا شعور حاصل ہو جو مکمل آزادی لاتا ہے۔ جنگ اور غربت سے آزادی، خواہشات سے آزادی، کرنے کی آزادی اور رکھنے کی آزادی، انسان کی صلاحیت کو استعمال کرنے اور سمجھنے کی آزادی وہ صلاحیت جو خدا کی عطا کردہ اور خدا جیسی ہے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو اور دعائیں قبول ہوں۔"[5]؛[6]

مغربی محققین لیلین اسکرافٹ ایسن Ashcraft–Eason Lillian, اور ڈرنائس سی مارٹن Darnise c Martin کے مطابق کچھ مزید ایسے نکات سامنے آئے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ ہبارڈ خدا کے عقیدے سے معقود تھا لیکن اس خدا کی صفات و کیفیت کا تعین اس نے نہیں کیا۔

"سائنٹولوجسٹس دیوتا کی نوعیت کی وضاحت یا تعین کیے بغیر اس کے وجود کی تصدیق کرتے ہیں۔ L. Ron Hubbard نے اپنی کتاب Science of Survival میں وضاحت کی ہے، "دنیا کی تاریخ میں کوئی بھی ثقافت ایک اعلیٰ ہستی کے وجود کی تصدیق کرنے میں ناکام رہی ہے۔ یہ ایک تجرباتی مشاہدہ ہے کہ جس کے بغیر مرد ایک اعلیٰ ہستی پر مضبوط اور پائیدار ایمان کم قابل، کم اخلاقی اور کم قیمتی ہے۔" خدا کی تعریف کرنے کے بجائے، سائنٹولوجی ارکان اس بات پر زور دیتے ہیں کہ منور روح کی اعلیٰ حالتوں تک پہنچنا افراد کو اس قابل بنائے گا کہ وہ وجودِ اعلیٰ کے بارے میں خود اپنا نتیجہ اخذ کر سکیں۔[7]

ہبارڈ نے اس میں اگرچہ یہ موقف اختیار کیا کہ تمام تہاذیب خدا کو صحیح طور پر پہچاننے میں ناکام رہے ہیں۔ کیونکہ ہبارڈ کے مطابق وہ داخلی منور روح کی اعلی حالتوں تک پہنچے ہی نہیں۔ اور یہ طریقہ تو ہبارڈ کا ایجاد کردہ تھا۔ اگرچہ یہ موقف محل نظر ہے لیکن اس سے سمجھ یہی آتی ہے کہ ہبارڈ کسی خدا کے بارے یقین رکھتا تھا۔

.iii آٹھ حرکیات Eight Dynamics کا تعارف

---

[5] Veenker, Jody, and Steve Rabey,*Building Scientopolis: How Scientology Remade Clearwater, Florida And What Local Christians Learned In The Process,* Christianity Today, ATLASerials, Religion Collection. Web. November 15, 2013,page,: 90–99..

[6]https://web.archive.org/web/20150610215232/http://www.faithology.com/practices/weekly-worship-in-scientology, https://en.wikipedia.org/wiki/*Scientology_beliefs_and_practices*,(Date of Access,28 May 2023)

[7] Ashcraft-Eason, Lillian; Martin, Darnise C.; Oladermo, Oyeronke,*Women and New and Africana Religions*,ABC-CLIO publishers, (2010),page,56.

ڈائینیٹکس میں اہم مباحث ڈائنامکس Dynamics ہے جسے بقا کی ضمانت کہا گیا۔ اور پھر نظریاتی ارتقاء کے بعد انہیں کو خدا کا درجہ دیا گیا۔ "سائنٹولوجی بقا کی اہمیت پر زور دیتی ہے، جسے یہ آٹھ درجہ بندیوں میں تقسیم کرتا ہے جنہیں "ڈائنامکس" کہا جاتا ہے۔[8]

کسی فرد کی زندہ رہنے کی خواہش کو پہلا متحرک تصور کیا جاتا ہے، جبکہ دوسرا متحرک اولاد اور خاندان سے متعلق ہے۔ بقیہ حرکیات عمل کے وسیع میدانوں کو گھیرے ہوئے ہیں، جن میں گروہ، بنی نوع انسان، تمام زندگی، طبعی کائنات، روح، اور انفینٹی شامل ہیں، جو اکثر ہستی کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں۔ کسی بھی مسئلے کا بہترین حل وہی سمجھا جاتا ہے جو حرکیات کی سب سے بڑی تعداد کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچاتا ہے۔

ہبارڈ نے 1950 کی دہائی میں سائنٹولوجی کراس کو چرچ کی مرکزی علامت کے طور پر متعارف کرایا۔ اس نے صلیب کے آٹھ نکات کو "آٹھ حرکیات" یا بقا کے آٹھ اقدامات کی علامت کے طور پر بیان کیا جو تمام انسانوں کے پاس ہے، جس میں ایک روحانی وجود کے طور پر خدمت کرنے کی خواہش اور ایک خدا نما ہستی کے طور پر زندہ رہنے کی خواہش شامل ہے۔

> ہبرڈ لکھتے ہیں کہ بقا موت سے دور اور امریت کی طرف بڑھ رہی ہے، اور یہ کہ انسان مسلسل لذت کے احساسات کی تلاش میں ہے اور درد سے بچنے کی تحریک ہے۔[9]

پہلا متحرک: ذات SELF

پہلا ڈائنامک SELF ہے۔ یہ ایک فرد کے طور پر زندہ رہنے کی، ایک فردی تشخص کی کوشش ہے۔ اس میں فرد کا اپنا جسم اور اپنا دماغ شامل ہے۔ یہ اپنی ذات کے لیے زیادہ سے زیادہ وقت تک بقا کی بلند ترین سطح کو حاصل کرنے کی کوشش ہے۔ اس متحرک میں فرد کے علاوہ اس کی تمام ملکیتیں بھی شامل ہیں۔ اس میں دوسرے لوگ شامل نہیں ہیں۔ یہ اپنی ذات کے طور پر زندہ رہنے کی خواہش ہے۔ یہاں پر انفرادیت کا مکمل اظہار ہوتا ہے۔

دوسرا متحرک: تخلیقی صلاحیتیں Creativity

---

[8] Roy Wallis. "*The Road to Total Freedom A Sociological analysis of Scientology*,Columbia Univ Pr,(01 January 1077), page 1"
[9] Ibid,p:01

دوسرا ڈائنامک تخلیقی صلاحیت ہے۔ تخلیقیت سے ہی مستقبل کی تعمیر ہورہی ہے۔ اور دوسرے متحرک میں کوئی بھی تخلیقی صلاحیت شامل ہے۔ دوسرے متحرک میں خاندانی اکائی اور بچوں کی پرورش کے ساتھ ساتھ ایسی کوئی بھی چیز شامل ہے جیسے خاندانی سرگرمی کے طور پر شمار کیا جاسکتا ہے۔ اس میں، اتفاقی طور پر، مستقبل کی بقا کو یقینی بنانے کے لیے ایک طریقہ کار کے طور پر جنسی عمل Biological interaction بھی شامل ہے۔

تیسرا متحرک: اجتماعی بقا Group survival

تیسرا متحرک اجتماعی بقا کوشش وسعی ہے۔ یہ افراد کے زیادہ گروہوں کے ذریعے یا ایک گروہ کے طور پر زندہ رہنے کی جدوجہد ہے۔ یہ اجتماع کی بقا ہے جس میں افراد اپنی زندگی اور وجود کو اپنانے کا مقصدالعین رکھتا ہے۔ ایک گروپ ایک کمیونٹی، دوست، ایک کمپنی، ایک سماجی لاج، ایک ریاست، ایک قوم، ایک نسل یا کوئی گروہ ہوسکتا ہے. اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ یہ گروپ کس نوعیت وسائز کا ہے، یہ ایک گروپ کے طور پر زندہ رہنے کی کوشش کررہا ہے۔

چوتھا متحرک: انواع SPECIES

چوتھا حرکی پہلو SPECIES ہے۔ انسان کا چوتھی متحرک (بنی نوع انسان) یا انسانیت ہے۔ یہ تمام بنی نوع انسان کی تمام بنی نوع انسان کے ذریعے بقا کی خواہش ہے۔ جہاں امریکیوں کے لیے امریکی قومیت کو تیسرا متحرک تصور کیا جائے گا، وہیں دنیا کی تمام قومیتیں مل کر چوتھی متحرک تصور کی جائیں گی۔ تمام مرد اور عورتیں، کیونکہ وہ مرد اور عورت ہیں، تو چوتھے متحرک کے تناظر میں مردوعورتیں، مردوعورتوں کے ذریعے سے بقا کی جدوجہد کریں گے۔

پانچواں متحرک: جہات زندگی Life Forms

پانچواں ڈائنامک زندگی کی مختلف اشکال ہیں۔ یہ زندگی کی اشکال کے طور پر جانوروں، پرندوں، کیڑے مکوڑوں، مچھلیوں اور پودوں کی مدد سے زندہ رہنے کی خواہش ہے۔ اس میں تمام جاندار چیزیں شامل ہیں چاہے وہ جانور ہوں یا نباتات، یا کوئی بھی چیز جو براہ راست اور باہمی اختلاط سے زندگی سے متاثر ہو۔ یہ زندگی کی کسی بھی شکل کے لیے زندہ رہنے کی کوشش ہے۔ یہ زندگی میں بقا اور قیام کی طرز کی دلچسپی ہے۔

چھٹا متحرک: طبعی کائنات physical universe

چھٹا ڈائنامک طبعی کائنات ہے۔ طبعی کائنات کے چار اجزا ہیں۔ جو کہ مادہ، توانائی، جگہ space اور وقت time پر مشتمل ہیں۔ چھٹا ڈائنامک مادی کائنات کے زندہ رکھنے کی سعی و کاوش ہے، طبیعی کائنات اور اس کے ہر جزو کی مدد سے کائنات کو زندہ رکھنے کی کاوش پر مبنی نظریہ ہے۔

ساتواں متحرک: روحانیت Spirtuality

ساتواں ڈائنامک روحانی ڈائنامک ہے۔ یہ روحانی مخلوق کے طور پر زندہ رہنے کی خواہش یا خود کو زندہ رکھنے کی خواہش ہے۔ کوئی بھی روحانی چیز تشخص کے ساتھ ہو یا اس کے بغیر، ساتویں ڈائنامک کے عنوان کے تحت آئے گی۔ اس میں کسی کا وجود، تخلیق کرنے کی صلاحیت، زندہ رہنے یا زندہ کھنے کی صلاحیت، تباہ کرنے یا تباہ ہونے کا دکھاوا کرنے کی صلاحیت شامل ہے۔ اس متحرک کا ایک ذیلی عنوان خیالات اور تصورات اور ان کے ذریعے زندہ رہنے کی خواہش ہے۔ ساتواں متحرک زندگی کا ذریعہ ہے۔ یہ مادی کائنات سے الگ ہے اور خود زندگی کا سرچشمہ ہے۔ اس طرح، زندگی کے ذریعہ کی بقا کے لیے ایک کوشش ہے۔

آٹھواں متحرک: لامحدودیت Infinity

> آٹھواں ڈائنامک INFINITY یعنی لامحدودیت کے طور پر وجود کی طرف خواہش ہے۔ اسی آٹھویں ڈائنامک کو عام طور پر خدا، اعلیٰ ہستی یا خالق کہا جاتا ہے، لیکن اس کی صحیح طور پر لامحدودیت کے طور پر تعریف کی گئی ہے۔ یہ درحقیقت سب کی یکجہتی (ہمہ اوست) کو قبول کرتا ہے۔ اسی لیے، L. Ron Hubbard کے مطابق، "جب ساتویں ڈائنامک مکمل طور پر پہنچ جائے گا، تب ہی کوئی حقیقی طور پر آٹھویں ڈائنامک کو دریافت کرے گا۔[10]

مبحث دوم: سائنٹولوجی میں تصور انبیاء

سائنٹولوجی الہامی مذہب نہیں ہے۔ یہ ایک انسان کا تشکیل کردہ مذہب ہے۔ اور اس کی مذہب کی حیثیت بھی انتہائی متنازعہ ہے۔ دیگر غیر سامی مذاہب کی طرح سائنٹولوجی میں بھی نبی یا انبیاء کا تصور نہیں ہے۔ البتہ کچھ کتابیں ایسی لکھی گئیں جس میں طنزا ہبارڈ کو مذہبی لیڈر کی بجائے پیغمبر کہا گیا۔ جس کا عنوان "prophet and profits of scientology" تھا۔ مذہبی رہنما

[10] Hubbard, Lafayet Ronald , *Eight dynamic* ,Publisher ; Church of Scientology of California,(1976), page 1-10

کے طور پر اگر دیکھا جائے تو لافائیٹ رونالڈ ہبارڈ ہی اس مذہب کا بانی اور رہنما ہے۔ 80 کی دہائی میں جب ہبارڈ کی وفات ہوئی تو ڈیوڈ مسکاوج David Miscavige چرچ آف سائنٹولوجی کے لیڈر مقرر ہوئے۔ سائنٹولوجی کی دیگر تنظیم بھی ڈیوڈ ہی کی ماتحتی میں چل رہی ہیں۔ متعدد قانونی کیسز اور تنازعات کی زد میں رہتے ہوئے ڈیوڈ تا حال سائنٹولوجی کے رہنما ہیں۔

مبحث سوم: اسلام میں تصور خدا و انبیاء

مذاہب کی اکثریت خدا کا تصور موجود ہے۔ اور مختلف ناموں اور صفات سے متصف ہے۔ سائنٹولوجی اعتقادات میں تصور خدا کا جائزہ لینے کے بعد اب ہم اسلام میں تصور خدا کو تفصیلات کے ساتھ دیکھیں گے۔ اسلام میں تصور خدا دیگر مذاہب کی نسبت منفرد، کامل اور اکمل ہے۔ اس خدا کا کوئی ثانی اور شریک نہیں ہے۔ وہ لافانی اور مستقل بالذات ہے۔ اس کی قدرت میں ہر شے سموئے ہوئے ہے۔ اسلام میں خدا کا ذاتی نام "اللہ" ہے۔ جیسے کہ قرآن مجید کی متعدد آیات میں اس بات کا ذکر آیا ہے۔

i. **اسلام میں تصور خدا**

أ. خدا کا ذاتی نام

چنانچہ قرآن میں ارشاد ہے؛

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ [11]

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا؛

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ [12]

ترجمہ: کہہ دے کون ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ یا کون ہے جو کانوں اور آنکھوں کا مالک ہے؟ اور کون زندہ کو مردہ سے نکالتا اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے؟ اور کون ہے جو ہر کام کی تدبیر کرتا ہے؟ تو ضرور کہیں گے اللہ تو کہہ پھر کیا تم ڈرتے نہیں؟

ب. خدا کی وحدانیت

---

[11] الفاتحہ، 1 : 2

[12] یونس 10 : 31

مسلمان اس بات پر پختہ یقین رکھتے ہیں کہ خدا اکیلا ہے وحدہ لاشریک ہے۔اس کا کوئی شریک اور ہمسر نہیں۔
ارشاد باری تعالی ہے؛

وَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ 13

ترجمہ: اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔

ت. توحید کی اقسام

اسلام میں خدا کو تین اعتبار سے واحد و یکتا ماننا ضروری ہے۔اور ایک معبود کے اعتبار سے یہ تین جہات جامع مانع ہیں۔

* **توحید ربوبیت**

اللہ کو اس اعتبار سے وحدہ لاشریک ماننا کہ پیدا کرنے والا اور پالنے والا وہی اکیلا ہے۔اس کائنات میں موجود ہر چیز اسی کی پیدا کردہ ہے۔اور ہر مخلوق کو پالنے والا وہی اللہ ہے۔جیسا کہ قرآن حکیم میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔

ذٰ لِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ‌ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ۚ خَالِقُ كُلِّ شَىۡءٍ فَاعۡبُدُوۡهُ‌ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ وَّكِيۡلٌ14

ترجمہ: یہی اللہ تمہارا رب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے۔سو تم اس کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔

اسی طرح دوسرے مقام پر فرمایا: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ15

* **توحید الوہیت**

توحید الوہیت سے مراد اللہ رب العزت کو اس اعتبار سے واحد و یکتا ماننا کہ اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ہر قسم کی عبادت خواہ مالی ہو یا بدنی ہو صرف اللہ کے لیے جائز ہے۔جیسا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ16

---

[13] البقرۃ2 : 163

[14] الأنعام: 6 : 102

[15] الفاتحہ، 1 : 2

"اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان لوگوں کو (بھی) جو تم سے پیشتر تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔"

* **توحید اسماء وصفات**

اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ ذات کے اعتبار سے واحد اور یکتا ہے اسی طرح اسماء کے اعتبار سے بھی واحد اور یکتا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس میں کوئی اس کا شریک نہیں اور وہ شرک سے پاک ہے اس طرح اس کے خاص اسماء میں بھی کوئی اس کا شریک نہیں،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا[17]

ترجمہ: "(وہ) آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دو کے درمیان ہے (سب) کا رب ہے۔ پس اس کی عبادت کیجئے اور اس کی عبادت میں ثابت قدم رہیے۔ کیا آپ اس کا کوئی ہم نام جانتے ہیں؟"

ان تمام جہات کے ساتھ ساتھ اسلام میں خدا کی عظمت و شان کو سورہ اخلاص میں کامل اور جامع مانع حیثیت سے بیان کر دیا گیا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (1) اَللّٰهُ الصَّمَدُ (2) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (3) وَلَمْ يَكُنْ لَّه كُفُوًا اَحَدٌ (4)[18]

کہہ دو وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور اس کے برابر کا کوئی نہیں ہے۔

ii. اسلام میں تصور انبیاء

ایک مذہب کا پرچار کرنے والا اور ماورائی پیغامات کو لوگوں تک پہنچانے والا نبی یا پیغمبر کہلاتا ہے۔ اسلام و مسیحیت میں تصور نبی و رسول موجود ہے۔ سائنٹولوجی میں کوئی واضح تصور نبی تو نہیں البتہ ہبارڈ کو سائنٹولوجی کے فروغ میں بنیادی کردار تصور کیا جاتا ہے۔ یہاں ہم اسلام کے تصور رسالت کو زیر بحث لائیں گے۔ اسلام میں انبیاء کے بارے جو عقیدہ ہے وہ بنیادی حیثیت کا حامل

[16] البقرۃ،2: 21

[17] مریم،19: 65

[18] اخلاص:1-4

ہے۔یعنی ایک فرد تب تک صحیح معنوں میں مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک وہ تمام انبیاء پر ایمان نہیں لے آتا۔ اللہ نے اپنے دین کو اپنے بندوں تک پہنچانے کے لیے جن برگزیدہ ہستیوں کا انتخاب کیا وہ نبی و رسول ہیں۔ حضرت آدم سے لے کر حضرت عیسی تک تمام انبیاء کا تسلسل رہا اور حضرت عیسی کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت ختم ہوا۔ انبیاء کی بابت اسلامی تصور کی وضاحت ذیل میں کی جارہی ہے۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ [19]

ترجمہ: رسول اس پر ایمان لایا جو اس کے رب کی جانب سے اس کی طرف نازل کیا گیا اور سب مومن بھی، ہر ایک اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا، ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ اور انھوں نے کہا ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، تیری بخشش مانگتے ہیں اے ہمارے رب! اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اسی طرح ایمانیات و عقائد کے حوالے سے حدیث جبرائیل مشہور ہے جس میں ایمان کا بنیادی جزء تمام انبیاء پر ایمان لانے کو قرار دیا گیا۔

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الإِيمَانُ قَالَ الإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَلِقَائِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الآخِرِ (الخ)[20]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن لوگوں کے ساتھ تشریف رکھتے تھے کہ ایک نیا آدمی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

---

[19] البقرہ،2 : 285

[20] البخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح** (بیروت: دار طوق النجاۃ، ۱۴۲۲ھ)، الرقم: 4777

ایمان کیا ہے ؟ آنحضرت نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ اوراس کے فرشتوں، رسولوں اور اس کی ملاقات پر ایمان لاؤاور قیامت کے دن پر ایمان لاؤ۔ (الخ)

اسلام اس بات پر زور دیتا ہے کہ اللہ کے رسولوں پر ایمان لاتے ہوئے ان کی تمام باتوں پر عمل پیرا ہوا جائے۔ نیز ان تمام انبیاء کی صفات مثلا ان کا قوم کے لوگوں میں سے ہونا، معصوم عن الخطاء ہونا، ان کا منتخب کیا جانا، ان کا صادق وامین ہوناوغیرہ کو تسلیم کیا جائے۔ اسلام میں آخری پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جن کے بارے میں اللہ رب العزت نے قرآن میں ارشاد فرمایا؛

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ[21]

ترجمہ: محمد اللہ کا رسول ہے اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں، تو انھیں اس حال میں دیکھے گا کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھونڈتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں (موجود) ہے، سجدے کرنے کے اثر سے۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا؛

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ[22]

ترجمہ: اور نہیں ہے محمد مگر ایک رسول، بیشک اس سے پہلے کئی رسول گزر چکے تو کیا اگر وہ فوت ہو جائے، یا قتل کر دیا جائے تو تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے اور جو اپنی ایڑیوں پر پھر جائے تو وہ اللہ کو ہر گز کچھ بھی نقصان نہیں پہنچائے گا اور اللہ شکر کرنے والوں کو جلد جزا دے گا۔

اللہ رب العزت نے مزید انبیاء کا سلسلہ ختم کرتے ہوئے انبیاء کی ذمہ داری علماء کو دی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی قرار دیا۔ اور فرمایا کہ اب ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

---

[21] الفتح:48 : 29

[22] آل عمران:3: 144

اللہ کا ارشاد ہے؛

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۔ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا 23

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں اور لیکن وہ اللہ کا رسول اور تمام نبیوں کا ختم کرنے والا ہے اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

اسی طرح حدیث مبارکہ میں ہے کہ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَاَحْسَنَه وَاَجْمَلَه اِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسَ يَطُوْفُوْنَ وَيَعْجَبُوْنَ لَه وَيَقُوْلُوْنَ، ہَلَّا وُضِعَتْ ہٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ.24

میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا، اس کو بہت عمدہ اور آراستہ پیراستہ بنایا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، پس لوگ جوق در جوق آتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں یہ اینٹ کیوں نہیں لگا دی گئی۔ آپ نے فرمایا: وہ اینٹ میں ہوں اور میں انبیاء کرام کا خاتم ہوں۔ اسی مفہوم کی ایک اور حدیث مبارکہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی روایت کی ہے۔

مندرجہ بالا تمام باتوں سے اسلام کا تصور خدا و تصور انبیاء سمجھ آتا ہے۔

مبحث چہارم: مسیحیت میں تصور خدا و انبیاء

سلسلہ انبیاء کی ایک نہایت اہم کڑی جلیل القدر پیغمبر جناب عیسی علیہ السلام ہیں، جن کے لاتے ہوئے پیغام کو ان کے نام کی طرف منسوب کرتے ہوئے عیسائیت" کہا جاتا ہے۔ یہ بھی دیگر انبیاء کی طرح اپنی امت کا مرکز و محور تھے لیکن ان کی زندگی

---

[23] الأحزاب:33 : 40

[24] صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النّبيين صلى الله عليه وسلم، حديث: ۳۵۳۴، ۳۵۳۵

عجائبات اور معجزوں سے مرکب ہے۔ انھیں اپنی امت میں تبلیغ کرنے کے لیے تین سال ملے، تو جب انھیں زندہ آسمان کی طرف اٹھالیا گیا تو تھورے عرصے بعد ہی پولوس (ایک کٹر یہودی) نے عیسائیت کا لبادہ اوڑھ کر ان کے لائے ہوئے پیغام میں آمیزش شروع کر دی، اور جب پولوس کے نظریات کو حکومتی سرپرستی حاصل ہوئی تو اس کی تعلیمات عوام میں جڑ پکڑ گئیں اور حقیقی تعلیم پس منظر میں چلی گئی۔ دور حاضر کی عیسائیت در اصل پولوس کے مرہون منت ہے لہذا اسے عیسائیت کی بجائے پولوسیت" کہنا زیادہ درست ہے۔

ہم قطع نظر اس بات کے کہ موجودہ عیسائی عقائد عیسی علیہ السلام کے ہیں یا پولوس کے اس بات کا جائزہ لیں گے کہ عیسائیت کے عقائد کا تقابل سائنٹالوجی سے کرنے پر کیا حقیقت سامنے آتی ہے۔ کیا مماثل ہیں یا مخالف ہیں۔

أ. تصور خدا

موجودہ عیسائیت میں تصور خدا دراصل عقیدہ تثلیث ہے۔ جسے Trinity بھی کہا جاتا ہے۔ اور مسیحیت سے تعلق رکھنے والے اسے تثلیث فی التوحید بھی کہتے ہیں۔

اس میں تین خدا مانے جاتے ہیں۔

(1) باپ یعنی خدا تعالی جو الوہیت کا سرچشمہ ہے۔

(2) بیٹا یعنی سیدنا عیسی الکلام جو خدا کی مجسم صفت علم و کلام ہیں

(3) روح القدس یعنی غیر مرئی روح پاک جو خدا کی صفت حیات ہے۔[25]

ان کے عقیدہ کے مطابق یہ تینوں ہر لحاظ سے ایک دوسرے کا کفو ہیں اور برابر کی عبادت کے مستحق ہیں۔

> جب کہ پرانے عہد نامہ میں خدا کا فرمان اس طرح درج ہے کہ میں خدا ہوں اور مجھ سا کوئی نہیں اور یہ کہ میرے بعد بھی کوئی خدا نہ ہو گا۔[26] اور خود مسیح کا کلام فرماتے ہیں 'باپ مجھ سے بڑا ہے، باپ سب سے بڑا ہے۔[27] اور یہی فیصلہ کر میوم کی کونسل منعقدہ ب 357ء میں ہوا کہ صرف باپ ہی خدا ہے اور ہر پہلو

[25] Catholic Dictionary, *The universal knowledge foundation*, New York(1929), P:973

[26] یسعیاہ 9:46، 43-10-11

[27] یوحنا 28:14,30:10

سے بیٹے سے بڑا ہے اور پوپ لائبیریس نے اس فتوی پر دستخط کیے۔[28] یہ عیسائی ایمان کا مرکزی عقیدہ ہے اور اسکی حیثیت ان کے ہاں وہی ہے جو مسلمانوں کے ہاں لا الہ الا اللہ کی ہے۔ بائبل میں البتہ کہیں پر بھی تثلیث کا ذکر نہیں ہے۔ جتنے بھی حوالہ جاتا بائبل سے دیے جاتے ہیں وہ تاویلی ہیں۔ اور اس میں لفظ "ہم" سے عقیدہ اخذ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔[29]

ب. تصور انبیاء

سائنٹالوجی کے برعکس اور اسلام کی طرح عیسائیت میں انبیاء کا تصور موجود ہے۔ عیسی علیہ السلام کی حیثیت گذشتہ انبیاء کے پیغام کے تسلسل کو برقرار رکھنے والے کی طرح ہے۔ چنانچہ بائبل میں ہے۔

> حضرت عیسی نے پیغام خداوندی کے تسلسل کی نہ صرف تصدیق کی بلکہ ذہنی اور شعوری ارتقائی مناسبت سے اُسی پیغام کو مزید پھیلایا۔ یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔[30]

پھر انہوں نے نہایت وکیع، موثر اور مدلل انداز میں تورات اور گذرے ہوئے انبیاء کے پیغام وحدانیت کا پرچار نہایت خوبصورتی سے یوں کیا:

> ایک عالم شرح نے آزمانے کے لیے اُن سے پوچھا اے استاد! توریت میں کونسا حکم بڑا ہے؟ اُس نے اُس سے کہا" خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ، بڑا اور پہلا حکم یہی ہے۔ اور دوسرا اس کی مانند یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت کر۔ انہی دو احکام پر تمام توریت اور انبیاء کے صحیفوں کا مدار ہے۔[31]

---

[28] کیتھولک دعاوی: 93.37

[29] البرہان؛ عبد الرحمن، حقوق الناس فاونڈیشن، (2020): صفحہ 89

[30] انجیل متی 5:17

[31] انجیل متی 22:37:40

خلاصہ کلام

آخر میں، یہ تقابلی مطالعہ سائنٹولوجی، اسلام اور عیسائیت میں خدا کے تصور کے ارد گرد موجود عقائد کی بھرپور تنوع کو واضح کرتا ہے۔ اپنے الگ الگ تاریخی ماخذ اور مذہبی فریم ورک کے باوجود، یہ مذاہب مشترکہ موضوعات جیسے توحید اور ماورائی خدا کی تعظیم میں مشترک ہیں۔ تاہم، الٰہی صفات، کاسمولوجی، اور انسان اور الٰہی تعلقات کی تفہیم میں تغیرات مذہبی فکر کے اندر موجود تنوع کو واضح کرتے ہیں۔ ان عقائد کے ماننے والوں کے درمیان مکالمے اور افہام و تفہیم کو فروغ دے کر، یہ تحقیق مذہبی رواداری اور باہمی احترام کو فروغ دینے میں معاون ہے۔ مزید یہ کہ یہ مذہبی عقائد کے نظام کی پیچیدگیوں کو کھولنے میں بین الضابطہ تحقیقات کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ جیسے جیسے معاشرے تیزی سے ایک دوسرے سے جڑے جاتے ہیں، ایک تکثیری دنیا میں ہم آہنگی اور بقائے باہمی کو فروغ دینے کے لیے مذہبی نقطہ نظر کے تنوع کو اپنانا ناگزیر ہو جاتا ہے۔